ایک تجویز

بغرض جاری کرنے مذہبی تعلیم کے گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین

مجوزہ
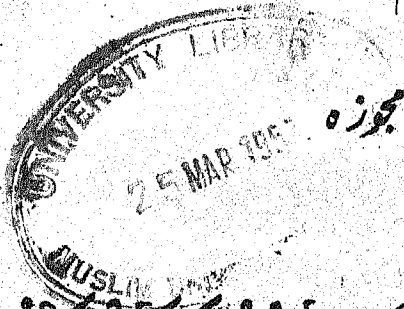
وقار الدولہ وقار الملک نواب مشتاق حسین خان بہادر

انتصار جنگ امروہوی سابق ریونیو سکرٹری سرکار

عالی نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مطبوعہ

مطبع سید المطابع واقع امروہہ باہتمام سید محمد ماجد حسین نقوی

مالک و مہتمم مطبع سنہ ۱۳۱۲ھ و سنہ ۱۸۹۴ عیسوی
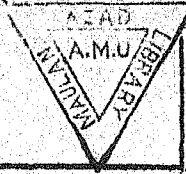
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک تجویز

گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین مذہبی تعلیم کی نسبت

ہندوستان - برٹش گورنمنٹ - اُسکے کالج و اسکول - مذہب اور مذہبی تعلیم - یہ سب
بظاہر ایسے کچھ بے ربط الفاظ معلوم ہوتے ہین کہ اُنکے ذریعہ سے کبھی یہ خیال کر وہ باہم کوئی ربط
پیدا کرکے ملک کو یہ خوش خبر دے سکین گے کہ ہندوستان کی گورنمنٹ کے کالجون اور اسکولون
مین بھی مذہبی تعلیم کا کوئی موقع بہم پہونچ سکتا ہے ایسا ایک کٹھن پہاڑ ہے جس سے عبور کرنا
بادی النظر مین ناممکن امر ہے اور غالبًا بہت سے اشخاص کسی ایسی تحریک کو دیکھکر جو
مذکورۂ بالا عام خیال کے خلاف مین پیش کیجاوے فورًا یہ بول اُٹھین گے کہ آیندہ بھی اُس
پہاڑ کو ممکن المرور بنانے کے لیے کوئی کوشش کرنی محض ایک بیفائدہ کوشش ہوگی۔ لیکن زمانہ
اور تجربہ بہت سی ایسی باتون کو اکثر ممکن کرتا رہا ہے جو ایک وقت مین بالاتفاق ناممکن تہین
ہمارے ملک مین کسی کام مین استقلال اور ہمت کی ضرورت کے اظہار کے وقت ایک فارسی مثل
بولی جاتی ہے کہ جوئندہ یابندہ (یعنی تلاش [illegible]) تو کیا تعجب ہے کہ اُس پہاڑ مین بھی جو

ہمارے مقاصد مین اسوقت تک حایل رہا ہے کوئی ایسی گہاٹی تلاش ہوسکے جسمین ہوکر ہم اسکو
عبور کرسکین اور پہر جس گورنمنٹ کے سامنے مین یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہون وہ وہ گورنمنٹ
ہے جسکے ارادون مین نہ کبہی بڑے سے بڑا کوئی پہاڑ کبہی حایل ہوسکا اور نہ کوئی وسیع سے
وسیع اور گہرے سے گہرا سمندر اسکی ترقی کے قدم کو روک سکا ہے لہذا میری عاجزانہ درخواست
اُن صاحبان سے جو مجہکو اس اسکیم کے ملاحظہ کی عزت بخشین یہ ہے کہ وہ مہربانی سے اُس گہاٹی کو
جو مین نے اس عظیم الشان پہاڑ مین تلاش کی ہے اول ایک سرے سے دوسرے سرے تک تہوڑی
دیر میرے ساتہ رہکر معائنہ فرمالین اور اُسکے بعد جو فیصلہ فرمانا ہو وہ فرمادین اور کہین کہین
اگر راستہ مین کوئی جہاڑی جہنکاڑی انکو نظر آوے تو اُس سے اپنی ہمت کو قاصر ہونے دین
اِس قسم کی جہاڑیان اور ناہمواریان سب اسوقت صاف ہوجاتی ہین جب کہ کوئی راستہ ہمکو ملجاتا ہے
جن پہاڑون مین آدمیون کا گذر کسی وقت مشکل تہا آج وہان تانگے اور ریلین دوڑ رہی ہین

۲۔ اب رعایا اور گورنمنٹ دونون کے نزدیک یہ ایک مسلم امر ہے کہ دنیاوی تعلیم بغیر
مذہبی تعلیم کے ایک ناقص تعلیم ہے دسمبر ۱۹۰۲ء کے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین جو دہلی کے
مقام پر منعقد ہوئی تہی اور جسمین ممالک مغربی وشمالی و اودھ اور پنجاب اور بہار کے صدہا
عالم اور ذی رائے اور تجربہ کار اور سربرآوردہ اور نامی گرامی اہل اسلام جمع تہے میری ہی
تحریک پر یہ ضرورت بالاتفاق تسلیم کیگئی تہی کہ جہان جہان گورنمنٹ کالج اور اسکول واقع
ہین وہان کوئی نہ کوئی بندوبست طالب علمون کے مذہبی تعلیم کے لیے ہی ہونا چاہیے۔
ہز آنر سر چارلس کراستہویٹ نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی و اودھ نے سال گذشتہ مین
بمقام الہ آباد صوبہ کی یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ مین چانسلر کی حیثیت سے جو اسپیچ ارشاد فرمائی اُسمین
حضور ممدوح نے بہی مذہبی تعلیم کی ضرورت اور اُسکے نہونے سے جو نقصان طالب علمون کے

اخلاق کو پہونچتا ہی اُسکو تسلیم فرمایا ہی پس اُسکی نسبت اب کچھہ بیان کرنا محض ایک تحصیل حاصل ہے اور اب جس چیز کی درحقیقت ضرورت ہی وہ صرف یہ ہے کہ وہ کون طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس سے ہمارے بچے جبکہ وہ دنیاوی تعلیم مین مصروف ہون مذہبی تعلیم سے بھی محروم نرہین

۳ - چار طریقے ہین جو ظاہرا اس مقصد کے لیے کام مین لائے جا سکتے ہین -

(الف) دنیاوی تعلیم شروع کرنے کے قبل بچون کو مذہبی تعلیم سے فارغ کردیا جاوے

(ب) پرایوٹ طور پر مذہبی تعلیم دیجاوے -

(ج) ایسے کالجون اور اسکولون مین تعلیم دیجاوے جہان دنیاوی تعلیم کے ساتھہ مذہبی تعلیم بھی ہوتی ہے -

(د) گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین یا ایسے کالجون اور اسکولون مین جہان گورنمنٹ سے کوئی مدد ملتی ہے اور ابھی تک نہین مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہین ہوا ہی دنیاوی تعلیم کے ساتھہ مذہبی تعلیم کا بھی بندوبست کیا جاوے -

اختصار کے لیے آن آخرالذکر کی نسبت گورنمنٹ کالج اور اسکول ہی کا لفظ اس اسکیم مین استعمال کیا جاویگا -

۴ - قبل اسکے کہ مین مذکورۂ بالا طریقون کی نسبت کچھہ بیان کرون یہ بیان کردینا ضروری ہے کہ میرا مطلب اس تجویز سے صرف اُن اسکولون اور کالجون سے ہے جنمین مستقل تعلیمی زبان انگریزی ہی اور جن اسکولون مین انگریزی زبان مین تعلیم نہین ہوتی انسے اس اسکیم کو بالفعل کوئی تعلق نہین ہے صرف ملکی زبانون کے چھوٹے چھوٹے اسکول طالب علمون کے نوجوان طبیعتون مین مذہبی مباحث یا اور اسی قسم کی کوئی فلسفانہ خیالات پیدا نہین کرنے جنکے استیصال کے لیے کسی خاص مذہبی تعلیم کے اہتمام کی حاجت ہو علاوہ اُن اسکولون کی مدت تعلیم اور انکا کورس اسقدر

محدود ہوتا ہے کہ طالب علمون کو اُن اسکولون کے باہر اپنی مذہبی تعلیم کا بخوبی موقع رہتا ہے اور
ابتک جسقدر شکایت ملک مین طالب علمون کے مذہب سے محروم رہ جانے اور اُسکے نقصانات
کی نسبت پھیلی ہوئی ہے وہ بیشتر بلکہ تمامتر صرف اُنہین طالب علمون کی نسبت ہے جنہون نے
انگریزی زبان مین تعلیم پائی ہے لہذا انہین آخرالذکر طالب علمون کی مذہبی تعلیم کے متعلق
اسوقت زیادہ غور درکار ہے ۔

نیز میری اس اسکیم سے مشنری صاحبان کے کالج اور اسکول سب مستثنیٰ ہین عام ازین کہ
گورنمنٹ سے اُنکو کچھ مدد ملتی ہو یا نہین اُن کالجون اور اسکولون کا ایک خاص موضوع ہے
اور ہمکو کوئی حق نہین اور نہ مناسب ہے کہ آنکے اُس موضوع کے خلاف اُنسے کوئی درخواست
کرین ۔

۵ ۔ اب چارون مذکورہ بالا طریقون پر مین علیحدہ علیحدہ بحث کرونگا پہلا طریقہ یعنی یہ کہ
دنیاوی تعلیم شروع کرنے کے قبل طالب علمون کو مذہبی تعلیم سے فارغ کر دیا جاوے ایک
ایسا طریقہ ہے جسکی ناکامیابی عملی طور سے ثابت ہو چکی ہے مسلمان جب ایک مدت تک
کی خواب غفلت سے بیدار ہوے اور انہون نے ارادہ کیا کہ اپنے بچون کو انگریزی تعلیم
دلائین تو انہین سے اکثرون کا خیال یہی تھا اور انہین سے بہتسون نے یہی راستہ اختیار کیا
لیکن مذہبی تعلیم صرف زبانی ہی تعلیم نہین ہے جو صرف باتون باتون مین بچون کو آجاتی ہو بلکہ
جون جون طالب علمون کی عمر ترقی کرتی جاتی ہے وہ تعلیم بھی ترقی کرتی جاتی ہے اور زبانی
باتون سے گذر کر کتابون تک نوبت آتی ہے اردو کے بعد فارسی اور فارسی کے بعد عربی زبان
مذہبی تعلیم کا آلہ بنتی ہے پس جن لوگون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اول اپنے لڑکون کو مذہبی تعلیم
سے فارغ کر دیا جاوے انہون نے دیکھا کہ جسقدر عرصہ تک انکے لڑکے مذہبی تعلیم کی ضرورت سے

اردو فارسی عربی کی تعلیم مین گھرے رہے اُنکے دوسرے ساتھی جنہون نے صرف یونیورسٹی
کی ڈگریان حاصل کرنے سے غرض رکھی تھی اُنسے منزلون آگے نکل گئے تھے اور اسی انتظار
انتظار مین اُنکی عمر کا اسقدر حصہ صرف ہو چکا تھا کہ باقی جسقدر زمانہ تعلیم کے لیے باقی رہگیا تھا
اُسمین انہین یونیورسٹی کی تعلیم ختم کرنی مشکل ہوگئی اور بہت سے اُنہین سے راستہ ہی مین
تھک کر رہ گئے اور یونیورسٹی کی تعلیم کو چھوڑ بیٹھے اور درحقیقت مجھکو تو اپنی تمام عمر مین ایسی
صرف چند ہی نظایر دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جہان اس طریقہ تعلیم مین کامیابی ہوئی ہو ایسے کامیاب
طلباء کی شمار میرے علم مین مشکل سے اکائیون کی شمار سے متجاوز ہوسکے گی اور پھر دوسری مشکل
یہ تھی کہ زیادہ عمر مین انگریزی شروع کرنے کی وجہ سے ایسے طالب علمون کا تلفظ انگریزی مین
درست نہین ہوسکتا جسکے بغیر اُنکی انگریزی زباندانی گو وہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی کیون نہ ہو
بہت سے کانون کے لیئے تکلیف دہ ہوگی ۔ حاصل یہ کہ مذکورہ بالا طریقہ مین کامیابی نہین ہوئی
۲ ۔ دوسرا طریقہ یہ ہے یعنی یہ کہ جس زمانہ مین طالب علم کالجون اور اسکولون مین دنیاوی
تعلیم حاصل کر رہے ہون پرئیوٹ طور پر اُنکی مذہبی تعلیم جاری رکھی جاوے پہلے طریقہ کی
طرح تجربہ سے ناکامیاب ثابت ہو چکا ہے کالجون اور اسکولون کا کورس اسقدر سخت ہے
اور اسقدر وسیع وقت اور وسیع محنت اُسکے لیے درکار ہے کہ کوئی اور وقت مذہبی تعلیم کے
لیے پیدا کرنا بغیر اسکے نہین ہوسکتا کہ شدت محنت کی وجہ سے ملک مین جس تندرستی کا آج
بھی رونا رویا جا رہا ہے اسکے واسطے بالکل ہی فاتحہ خیر پڑھ لیجاوے ۔ ہم سب لوگ
اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ متوسط صحت اور متوسط دماغ کا طالب علم کالج یا اسکول مین
اپنا درجہ بغیر اسکے محفوظ نہین کہہ سکتا کہ دن مین اور رات مین جسقدر وقت بھی اُسکو ملتا ہے
اُسکا بہت بڑا حصہ وہ اپنی خواندگی یاد کرنے مین صرف کر دیتا ہے ۔ کالج یا اسکول کے گھنٹون مین

طالب علمون کو یا تو نوٹ لکھائے جاتے ہین یا چند سوالات ریاضی کے دیدیئے جاتے ہین یا کسی قاعدہ
علم ہندسہ کی تشریح کیجاتی ہے اور یہ تمام چیزین طالب علم کو اُن گھنٹون مین یاد کرنا ہوتی ہین
جو تعلیم کے گھنٹوں سے علاوہ ہین اور پھر دوسرے دن دیکھا جاتا ہے کہ طالب علم نے اُن خارجی
وقتون مین اُن تمام کامون کو پورا کر لیا ہے یا نہین نتیجہ یہ ہے کہ آرام کرنے اور ایک معتدل
وقت تک سونے کا وقت بھی اُنکو مشکل ہی سے ملتا ہے۔ تعطیلون کا زمانہ اُن کمیون کے پورا
کرنے مین اکثر صرف ہوجاتا ہے جو روزانہ خواندگی کے زمانہ مین لبسا اوقات پیدا ہوجاتی ہین -
جہان کہین کہ ورزش لازمی قرار نہین دی گئی وہان وہ طالب علم جو کالج اور اسکول ہین اپنے
اپنے درجہ کو محفوظ رکھنا چاہتے ہین اکسر سائز فیلڈ سے حتی الامکان اپنے آپ کو بچاتے ہین
حاصل یہ ہے کہ کالجون اور اسکولون کی تعلیم کے ساتھ ساتھ پرائیوٹ طور پر مذہبی تعلیم کا جاری رکھنا
جبکہ اُنکے پرنسپلون اور ماسٹرون کا کوئی دباؤ نہ ہوگا اسقدر مشکل ہے کہ اگر اسپر ناممکن کے
لفظ کا اطلاق ہو تو اسمین کوئی مبالغہ نہ ہوگا اور یہہ تجربہ خود شاہد ہے کہ یہ تجویز ناقابل عمل
ہے کیونکہ ہر ایک ایسی آبادی مین جہان کوئی کالج یا اسکول ہے اُن لوگون کی کمی نہین ہے جو
طالب علمون کو پرائیوٹ طور پر مذہبی تعلیم دے سکین اور اس لیے طلباء کے ولی اس الزام سے
بالکل بری ہین کہ وہ پرائیوٹ طور پر اپنے لڑکون کے لیے مذہبی تعلیم کا کچھ بند و بست نہین
کرتے بلکہ کمی جسقدر رہے وہ بدرجہ اول وقت کی اور بدرجہ دوم اُس ترغیب یا دباؤ اور
انتظام کی کمی ہے جو کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے اکثر مسلمانون کی یہی خواہش
ہے کہ انکے لڑکے مذہبی تعلیم سے محروم نہ رہین مگر با این ہمہ جب کہ واقعہ یہی ہے کہ کالجون اور
اسکولون کے طالب علم اپنی مذہبی تعلیم سے محروم اور غافل رہے جاتے ہین تو یہ نہایت
صاف صاف اور عملی ثبوت اسبات کا ہے کہ مذکورہ بالا طالب علم پرائیوٹ طور پر اپنی مذہبی تعلیم

جاری نہین رکہہ سکتے ۔

۷ ۔ ایک اور تجویز پرایویٹ طور پر مذہبی تعلیم کی ابہی چند سال قبل گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کالجون اور اسکولون کے واسطے منظور کی تہی جو ظاہرا کسی قدر زیادہ باقاعدہ دکہلائی دیتی تہی مگر ۱۹۰۲ء کے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی کے موقع پر جہان کہ پنجاب کے مختلف مقامات کے اکثر عمائد اہل اسلام مجتمع تہے مجہکو معلوم ہوا کہ اس تجویز مین بہی کوئی کامیابی نہین ہوئی وہ تجویز یہ تہی کہ اگر کسی مقام کے مسلمان جہان کہ کوئی گورنمنٹ کالج یا اسکول قائم ہے طالب علمون کی مذہبی تعلیم کا بند و بست بطور خود کر سکین تو معمولی تعلیم کے اوقات کے گہنٹون کے ٹہیک اول مین یا آخر مین کالج یا اسکول کے کمرون مین مذہبی تعلیم جاری رہ سکے گی ۔

۸ ۔ مین جرأت کے ساتہہ کہہ سکتا ہون کہ اس پنجابی تجویز کی ناکامیابی کا الزام مسلمانون پر عائد نہین ہوسکتا بلکہ فی نفسہ وہ تجویز ہی ناقابل عمل تہی مسلمان طالبعلمون سے اس اسکیم کی بموجب یہ توقع کیجاتی تہی کہ وہ بنسبت اپنے دوسرے ہموطن طلبار کے یا تو ایک گہنٹہ بیشتر مدرسہ مین حاضر ہون یا عام رخصت برخاست کے بعد ایک گہنٹہ گہر سے ہو بیٹہے رہین اور یہ دونون قسم کا لزوم طالب علمون کے نیچر کے خلاف تہا معہذا اب جسقدر وقت کہ پابندی کے ساتہہ کالجون اور اسکولون مین طلبار کی حاضری کے لیے مقرر ہے یعنی (چہہ گہنٹے) جسکے اثنا مین کسی قدر وقت انکو کسی نہ کسی حیلہ سے اپنے دماغ کے تازہ کرنے کا ملجاتا ہے وہ اسقدر زیادہ ہے کہ اسپر کسی اضافہ کی مطلق گنجایش باقی نہ تہی اور دوسری مشکل اس تجویز مین یہ تہی کہ ایک ہی وقت مین گو وہ ایک ہی گہنٹہ کے لیے ہو مختلف جماعتون کی تعلیم کے لیے متعدد استادون کی ضرورت پڑتی تہی اور کوئی تذکرہ اس تجویز مین اسبات کا نہین تہا کہ وہ تعلیم طالبعلمون کو روزانہ ہوگی یا تیسرے روز یا کسو طرح اور اسطرح جبیر روزانہ تعلیم کا انتظام کرنے مین مالی مسئلہ کی مشکل بہت بڑہ جاتی تہی انہین وجوہ سے اور غالبًا اول الذکر مشکل کے لحاظ سے کوئی کامیابی اس تجویز کو نہ ہوئی مینے اس خط کتابت کو

پڑا ہے جو پنجاب کے بعض عمائد اہل اسلام اور انکی گورنمنٹ سے اس باب مین ہوئی تہی
ابتدائی تحریک تو سادہ سادہ اسیقدر تہی کہ گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین مذہبی
تعلیم کو رائج کیا جاوے لیکن جب ان لوگون نے دیکہا کہ بلحاظ ان مشکلات کے جو اس تجویز
کے منظور کرنے مین گورنمنٹ کو پیش ہتین انکی درخواست منظور نہین ہوسکتی تو اُسوقت
وہ ایک ایسی تجویز پر جو اوپر مذکور ہوئی رضامند ہوگئے جو گو عملی طور پر بالکل غیر موثر
تہی مگر تاہم نامنظوری صریح کے الفاظ سے بظاہر بہتر تہی۔

۹۔ تیسرا طریقہ یعنی یہ کہ مسلمان اپنے لڑکون کو ایسے کالجون اور اسکولون مین تعلیم
دلائین جہان انگریزی زبان اور دنیاوی علوم کے ساتہہ مذہبی تعلیم بہی ہوتی ہو درحقیقت
ایک ایسا طریقہ ہے کہ اگر اس قسم کی درسگاہین بقدر ضرورت ملک مین موجود ہون تو اس سے
بہتر اور واجب تر اور مناسب تر کوئی دوسرا طریقہ نہین ہوسکتا لیکن افسوس ہے کہ
اس قسم کی درسگاہین ضرورت سے سووین حصہ مین بہی موجود نہین ہین ایک علیگڈہ کالج
یا لاہور اور کراچی و بمبئی کے اسلامی کالج یا اسی قسم کے چند اور کالج یا اسکول بعید ہے
کہ وہ اپنی کامل حالت پر بہی پہونچ جاوین مسلمانون کی موجودہ ضرورت کو پورا نہین کرسکتے

۱۰۔ علیگڈہ کالج میرے نزدیک اپنی قسم کے تمام کالجون سے عمدہ اور مسلمانون کے لیے
ایک ایسا کالج ہے جو کیا بلحاظ تعلیم کے اور کیا بلحاظ تربیت کے اسوقت تمام ہندوستان
مین اپنی نظیر نہین رکہتا اور جہان تک اُس سے ہوسکتا ہے عام اور خاص وظائف و امدادی
فنڈ اور دوسرے ہر ایک قسم کی تدبیر سے وہ ہندوستان کے مختلف صوبون سے مسلمان
طالب علمون کو اپنی طرف کہینچتا ہے مگر باین ہمہ یہ ایک واقعہ ہے کہ جس صوبہ بلکہ جس ڈویزن مین وہ قائم
ہے اُسمین بہی بہت سے مسلمان طالب علم گورنمنٹ کے اسکولون اور کالجون مین تعلیم پا رہے ہین علیگڈہ

کالج مین اسوقت پردیسی طلبا کا خرچ کم ازکم بدرجہ اوسط پندرہ روپیہ ماہوار کا ہی
اور بعد اپنے ذاتی اور برسون کے تجربہ کے میرے نزدیک بغیر اس کالج کے اصل منشا
اور مقصد اور عمدگی مین فرق ڈالے ہوے یہ ممکن نہین ہے کہ ان مصارف مین کمی ہوسکے
اور یہ ظاہر ہے کہ مسلمان شرکا کی ایک جم غفیر جنکو انگریزی تعلیم کی حاجت ہی ان مصارف
کا تحمل نہین کرسکتی یہ بھی سچ ہی کہ علیگڈھ کالج کے بانی کا مقصد بھی علیگڈھ کالج ہی کے
احاطہ مین محدود نہین ہے بلکہ انکا اصل ارادہ یہ ہے اور غالباً یہی نیت اور یہی ارادہ
دوسری اس قسم کی درسگاہون کے بانیوں کا بھی ہوگا کہ اول موجودہ کالج کو اسکی ضرورتون
کے لحاظ سے مکمل کرلیا جاوے اسکے بعد رفتہ رفتہ اسی قسم کے اسکولون اور کالجون کو جابجا
قائم کیا جاوے تاکہ ہر ایک علاقہ کے مسلمان لڑکے انہین آسانی سے تعلیم پاسکین لیکن یہ جب
ہوگا تب ہوگا آج کی حالت تو یہ ہے کہ جو بے نظیر استقلال علیگڈھ کالج کے بانی کی طرف سے
اپنے ارادہ مین ظاہر ہوا اور جو نہ تھکنے والی کوشش اور ہمت اس کام مین انکی طرف سے ظہور
مین آئی اور جسمین انکے دوستون نے بھی انکی شرکت کی اور جو عمدہ موقعے خوش قسمتی سے
انکو اپنی وسیع اسکیمون کی تکمیل کے لیے ہاتھ آئے اس سب کا نتیجہ جو کچھ اس تمام مدت مین
ہوا ہے وہ میرے نزدیک کالج کی ضروریات کے مقابلہ مین ابھی ایک نصف کے قریب بھی نہین
ہے اور اگرچہ اسمین بھی کوئی شک نہین ہے کہ جو کمی اس کالج کی ضروریات مین اسوقت
باقی ہی اسکا تمامتر الزام مسلمانون ہی پر ہے جنکی بے توجہی نے ایک ایسے ضروری کام کو
پورا نہین ہونے دیا مگر اس قسم کے اعتراضون سے وہ اہم مسئلہ تو حل نہین ہوتا جو اسوقت
ہمارے سامنے پیش ہے اور کاش اگر یہ بھی امید ہوتی کہ ہماری دوسری نسل خود اپنے
لیے اس قسم کی قومی درسگاہین بقدر ضرورت مہیا کرسکے گی تو بھی شاید یہ کہا سکتا کہ " اور

انتظار کرو" مگر موجودہ حالت مین انتظار کا مشورہ محض بے نتیجہ توکل ہوگا۔

۱۱۔ اب آخر الامر جو تنہا طریقہ ہمارے لیے غور طلب باقی رہ جاتا ہے یعنی یہ کہ آیا کوئی ایسی تجویز ہوسکتی ہے کہ گورنمنٹ کالجون اور اسکولون ہی مین دنیاوی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم کا موقع حاصل رہے مگر قبل اسکے کہ اسباب مین کچھہ کہا جاوے مجھکو صاف صاف یہ اقرار کرنا چاہیے کہ گورنمنٹ نے جو پالسی اس وقت تک اس باب مین اختیار کی وہ بالکل صحیح اور منصفانہ پالسی تھی اور ایک ایسی گورنمنٹ جیسی کہ ہندوستان کی گورنمنٹ ہے جہان مختلف قومین اور مختلف شاخ در شاخ مذاہب ہین اسکے سوا اور کچھہ کر ہی نہین سکتی تھی کہ اپنے آپ کو تمام مذاہب سے علیحدہ رکھے۔ نیز مین اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہون کہ جو کام رعایا کے اپنے خود کرنے کے ہین اُنہین گورنمنٹ کو تکلیف دینا ناپسندیدہ امر ہے اور جہان تک ممکن ہو اُس سے اجتناب مناسب ہے لیکن جیسا مین اوپر تفصیل سے بیان کر آیا ہون اب معاملہ کی حالت یہ ہے کہ گورنمنٹ کالجون اور اسکولون کے طالب علمون کی مذہبی تعلیم کی اور سب راہین بند ہین اور اس لیے کوئی چارہ اسکے سوا باقی نہین ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ اس باب مین چاہی جاوے البتہ یہ امر ضرور ہے کہ اس قسم کی درخواست سے پہلے اُن مشکلات کا کافی طور سے اندازہ کر لیا جاوے جو گورنمنٹ کو اس مسئلہ کے متعلق پیش آویگی یا جنکے پیش آنے کا امکان ہے اور جنکے لحاظ سے گورنمنٹ نے اپنے آپ کو مذہبی تعلیم سے اب تک علیحدہ رکھا ہے اور جہان تک مینے غور کیا ہے میرے نزدیک وہ مشکلات حسب ذیل ہین۔

اول۔ مصارف۔

دوم۔ گورنمنٹ اپنی غیر مذہب رعایا کی مذہبی تعلیم کی ذمہ داری اپنے اوپر نہین لے سکتی۔

سوم۔ بالفعل یہ تجویز چونکہ مسلمانون کی طرف سے پیش ہوتی ہے تو اسپر یہ اعتراض ہی

وارد ہوگا کہ ایسی کسی تجویز کو منظور کرنا گورنمنٹ کے لیے اُس پالسی کے منافی ہے جو وہ
اپنی مختلف مذاہب کی رعایا کے حقوق عامہ کی نسبت مرعی رکھتی ہے۔

چہارم۔ آیا وہ تعلیم لازمی ہوگی اور اگر لازمی ہوگی تو ایک ایسی گورنمنٹ جسکی پالسی یہ ہے
کہ رعایا کے مذہبی خیالات مین مداخلت نہ کرے کیون لوگون کو مذہبی تعلیم پر مجبور کرے خصوصًا
اگر انمین سے کوئی اُس تعلیم کو قبول نہ کرتا ہو۔

پنجم۔ آیا مذہبی تعلیم ایک جزو یونیورسٹی کے کورس کا ہوگی اور ڈگری پانے کے لیے اُسمین پاس
ہونے کی لائق نمبرون کا حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ اور اگر ایسا ہو تو یہ کارروائی اُس فریق
کے طلباء کے لیے جو مذہبی تعلیم کو اختیار کرے یونیورسٹیون کی دوڑ مین ایک ایسی بوجھل چیز ہوگی
جو بمقابلہ دوسرے سبک رو فریقون کے اُنکو تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے مین حارج ہوگی۔

ششم۔ جبکہ یونیورسٹی کی موجودہ تعلیم ہی کی مقدار بہت کچھ بیان کی جاتی ہے تو اس
زائد تعلیم کے لیے وقت کہان سے ملیگا اور طالب علم کیونکر اس زائد بار کا تحمل کرسکین گے۔

ہفتم۔ مذہبی تعلیم سے طالب علمون مین وہ فیلنگ تو پیدا نہو جاوے گی جس سے اُس وفاداری
مین خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو جو لازمی طور پر رعایا کے دل مین اپنی گورنمنٹ کی نسبت ہونی
ضرور ہے۔

ہشتم۔ اس تعلیم سے طالب علمون مین وہ فیلنگ تو پیدا نہوگی جس سے اُن دوستانہ تعلقات
مین فرق آنے کا اندیشہ ہو جو کسی سلطنت کی مختلف المذاہب فرق رعایا کو باہم قائم رہنی ضروری ہین

نہم۔ اثنائے تعلیم مین مختلف المذاہب طالب علمون کے درمیان کچھ جھگڑے تو پیدا نہونگے۔

۱۳۔ اب قبل اسکے کہ مذکورہ بالا اشکالات پر مین بحث کرون ذیل مین وہ انتظام بیان
کرتا ہون جسکی بموجب میرے نزدیک گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین مذہبی تعلیم رائج

ہو سکتی ہے اور اُسکے بعد مین دکھلاؤنگا کہ اُس انتظام کے بعد مذکورہ بالا مشکلات اور
تمام وہ اعتراضات جو گورنمنٹ کالجون اور اسکولون لین مذہبی تعلیم کی نسبت ہین
رفع ہو جاتے ہین۔ وہ مجوزہ انتظام حسب ذیل ہے اور جو کچھہ اُسمین اسوقت بیان
کیا جاتا ہی وہ بطور اصول کے ہے اسکی تفصیلی کارروائی آیندہ گورنمنٹ کے افسرون
کے مشورہ سے عمل مین آسکے گی۔

مجوزہ انتظام مذہبی تعلیم کا گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین

اول ۔ جب کسی مقام کے باشندون مین سے جہان کوئی گورنمنٹ کالج یا اسکول قائم ہو کوئی

کمیٹی منتظم کا تقرر۔ گروہ جو اپنی مذہبی تعلیم کے اعتبار سے گروہ واحد سمجھا جاتا ہو اسبات

کا خواہشمند ہو کہ کالج یا اسکول مین انکے لڑکے اپنی مذہبی تعلیم بھی پاوین تو انکا کام ہوگا کہ
اُسکے واسطے اپنے مذہبی گروہ مین سے ایک کمیٹی منتظم قائم کرین۔

دوم ۔ کمیٹی منتظم اس بات کی ذمہ دار ہوگی کہ مذہبی تعلیم کے لیے جب ایک یا چند استادون

مصارف کی ذمہ داری۔ کی ضرورت ہو تو انکی تنخواہ کے لیے ایک فنڈ مہیا کرے اور

ایک سال کی تنخواہ کا روپیہ پیشگی جمع کردے اور اسی طرح سال بسال یکسالہ رقم پیشگی داخل
ہوتی رہے گی تنخواہ کی مقدار کا تصفیہ گورنمنٹ کی منظوری سے ہوگا۔

سیوم ۔ کمیٹی منتظم استادون کو نامزد کرے گی اور اُسکی منظوری سررشتہ تعلیم کے

استادون کا تقرر اور انکی برطرفی وغیرہ۔ اختیار مین ہوگی اور اسیطرح ان مدرسون کے زمانہ رخصت مین
اُنکا قائم مقام کی تجویز عمل مین آویگی نیز جائز ہوگا کہ کالج یا

اسکول کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر ان سکنڈ لینگویج سے اگر وہ کسی مذہبی تعلیم کی صلاحیت
رکھتے ہون اُس مذہب کے لوگ مذہبی تعلیم کے لیے کچھہ مناسب انتظام ڈائرکٹر صاحب کی منظوری سے

کر لین۔

چہارم جب ایک دفعہ کسی ایسے مدرس کی تقرری عمل مین آگئی ہو تو اُسکے بعد وہ اسی طرح سر رشتہ تعلیم کا ماتحت متصور ہوگا جس طرح کالج اور اسکول کے دوسرے ملازم اور اسکی برطرفی اور ہر قسم کی سزا اور رخصت کی منظوری سب سر رشتہ تعلیم کے افسرون کے اختیار مین ہوگی۔

پنجم کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی کو اگر کسی وقت مذہبی تعلیم کے مدرس کی نسبت کچھ شکایت پیدا ہو تو اُس سے پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کے ذریعہ سے مدرس مذکور کو متنبہ کیا جاویگا یا اُسکا جواب لیا جا سکے گا اور بالآخر اگر کمیٹی کی راے مین مدرس اپنے عہدہ کے لیے ناقابل معلوم ہو تو وہ اُس افسر کو جس سے عام قواعد کی مطابق اُس تنخواہ کے مدرسون کی برطرفی کا تعلق ہو اپنے منشاء سے اطلاع دے گی اور افسر موصوف کا کام ہوگا کہ کمیٹی کی راے کے مطابق اُس مدرس کی برطرفی کا حکم جاری کرے جسکا کوئی اپیل نہ ہو سکے گا۔

لیکن اگر کالج یا اسکول کے پروفیسر یا ماسٹر کے ساتھہ کوئی انتظام کسی فرقہ کی مذہبی تعلیم کا حسب مندرجہ ضمن سیوم عمل مین آیا ہوگا تو اُس حالت مین اس کارروائی کا اثر اسقدر ہوگا کہ اُس پروفیسر یا ماسٹر سے وہ تعلق منقطع ہو جاویگا جسکے بعد کمیٹی منتظم کو اختیار ہوگا کہ مذہبی تعلیم کے لیے کمیٹی منتظم دوسرے شخص کو نامزد کرے گی جسکی منظوری صاحب ڈائرکٹر کرین گے (دیکھو ضمن ۳)

ششم کتب درسیہ کی تجویز اور آیندہ اُنکی ترمیم ہر مذہبی گروہ کے متعلق تمام صوبہ کے لیے یکسان اور بمشورہ چند علماء و سرگروہان مذہب کے ہوگی اور یہ کام اُن لوگون کا ہوگا

جو کسی مقامی کالج یا اسکول مین سب سے اول اپنی مذہبی تعلیم کے رائج کرنے کے محرک ہوے ہون کہ صوبہ کے علما اور سرگروہون کی تجویز اسکی نسبت حاصل کر کے اسکو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرین۔ گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ اُس کورس کو منظور کر لے خواہ اسکو ایک کمیٹی کی سپرد کر دے گی جسمین مجوزین کورس کے علاوہ اور اُسی مذہب کا کوئی شخص یا اشخاص جسکو گورنمنٹ مناسب سمجھے شامل کر دے گی یہی کمیٹی اپنی مجوزہ کتب درسیہ کو تمام کلاسون مین تقسیم کریگی مگر اسکول کلاسون مین سے تھرڈ کلاس (مڈل) اور فرسٹ کلاس (انٹرنس) مین اور کالج کلاسون مین سے سکنڈ ایر کلاس (ایف اے) اور فورتھ ایر کلاس (بی اے) مین سال کی صرف اول سہ ماہی کے لیے خواندگی رہے گی اور باقی سہ ماہیون مین گذشتہ کی مشق ہوگی۔

کتب درسیہ

ہفتم کمیٹی مذکورہ اپنے مجوزہ کورس کو ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کے سامنے پیش کریگی جو اپنا اطمینان مفصلہ ذیل امور کی نسبت حاصل کرنے کے بعد اسکو منظور فرماوینگے اور گورنمنٹ مین اسکی اطلاع کر دین گے۔

(الف) کورس اور اسکی تقسیم ہر جماعت کے متعلق اسقدر زیادہ تو نہین ہے جو کالج اور اسکولون کی عام خواندگی مین حارج ہوگی۔

(ب) اُسمین ایسے مضامین تو نہین ہین جو گورنمنٹ کے خلاف یا اُس محبت و یکجہتی کے خلاف جو اس ملک کے مختلف فرق رعایا مین قدیم الایام سے چلی آتی ہے طالب علمون مین کوئی فیلنگ پیدا کر دین گے۔

ہشتم صاحب ڈائرکٹر کو اگر مذہبی تعلیم کے کورس کی نسبت کوئی اعتراض ہو تو وہ اپنے

اعتراض کو کمیٹی مجوز کورس کے سامنے پیش کرین گے اور کمیٹی اُسکے لحاظ سے اپنے کورس مین یا کوئی ترمیم کردیگی یا دوسرے طور پر اُس اعتراض کا جواب دیدے گی۔

کمیٹی کے اس دوسرے فیصلہ کے ساتھ اگر صاحب ڈائرکٹر کو اتفاق نہ ہو تو وہ اپنے اعتراض کو گورنمنٹ مین پیش کردین گے اور اُس سے کمیٹی مجوز کورس کو بھی اطلاع دیدین گے اور گورنمنٹ دونون طرف کی وجوہ و دلائل پر غور کرنے کے بعد جو مناسب سمجھے گی فیصلہ فرما دے گی

نہم۔ اس فیصلہ کے بعد کمیٹی مجوز کورس کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ گورنمنٹ کے فیصلہ سے اتفاق نکرتی ہو تو کورس کی تجویز سے دست بردار ہو جاوے۔

دہم۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے مسلمانان اہل سنت وجماعت جو اکثر حنفی المذہب ہین اور امامیہ جو اکثر اصولی مذہب کے پیرو ہین اُنکی مذہبی تعلیم کا کورس جو مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڈہ مین رایج ہے چونکہ پیشتر سے دو ایسی کمیٹیون کی راے سے تجویز ہو چکا ہے جسمین دونون مذاہب کے علما مستند اور اکابر شامل ہین اور جماعت وار اُسکی تقسیم بھی ہو چکی ہے اور اُسپر کوئی اعتراض اسوقت تک نہین ہوا ہے لہذا اہل اسلام کے ان دونون گروہون کے لیے اگر وہ چاہین یہی کورس اسی حیثیت سے کافی متصور ہوگا۔

یازدہم شرائط مذکورہ بالا کے ساتھ جب کسی مقام کے متعلق جہان کوئی گورنمنٹ کالج یا اسکول قائم ہو کسی گروہ کی طرف سے صاحب ڈائرکٹر بہادر کی خدمت مین یہ اطلاع دیجاوے کہ وہ اُس کالج یا اسکول مین اپنے گروہ کی مذہبی تعلیم کے

تعلیم کا وقت

خواہشمند ہین تو صاحب ڈائرکٹر بہادر حکم دینگے کہ اسکنڈلینگویج کے گھنٹے مین سے

دوسرا آخر کا نصف گھنٹہ مذہبی تعلیم کے لیے ہفتہ مین دو دن مثلاً دوشنبہ و
پنجشنبہ کو خالی کردیا جاوے اور اس طرح پر جو وقت خالی ہوگا وہی مذہبی تعلیم کا
وقت متصور ہوگا ۔

دوازدہم جب کمیٹی مذکورہ کی طرف سے ایسا انتظام ہوچکا اسکے ہر طالب علم کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے
وقتون مین مذہبی تعلیم مین حاضر ہو اور بصورت غیر حاضری انہین تنبیہون اور

مذہبی تعلیم لازمی ہوگی ۔

سزاون کا مستوجب ہوگا جو عام طور پر کالجون اور اسکولون
مین طالب علمون کی غیر حاضریون سے متعلق ہین ۔

سیزدہم کوئی طالب علم جو کسی اپنے ولی اور مربی کی حفاظت مین ہے اسکا وہ ولی اور
مربی یا کوئی طالب علم جسکی عمر اٹھارہ برس سے متجاوز اور اپنا آپ ذمہ دار ہو کالج

استثناء ۔

یا اسکول کے پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کو اگر تحریری اطلاع دے کہ
اس لڑکے کو مذہبی تعلیم منظور نہین ہے تو وہ لڑکا مذہبی تعلیم کے لزوم
سے مستثنیٰ کردیا جاوے گا ۔ اور اسکی اطلاع مقامی مذہبی کمیٹی کو کردی
جاوے گی ۔ اس طرح پر ایک دفعہ کسی لڑکے کا نام رجسٹر طلباء زیر تعلیم مذہبی
سے خارج ہونے کے بعد دوبارہ پھر بھی داخل ہوسکے گا بشرطیکہ درخواست کے
ساتھ اُس قدر فیس داخلہ پیش کیجاوے جو کسی جماعت مین طالب علم کے ابتدائی
داخلہ کے وقت لیجاتی ہو اور یہ فیس داخلہ کالج یا اسکول کی فیس مین جمع
ہوگی نہ کہ کمیٹی منتظم کے سرمایہ مین ۔

چہاردہم ہر ایک جماعت کے سالانہ و ششماہی امتحان کے وقت مذہبی تعلیم کے امتحان

امتحانات ۔

کے لیے بھی ایک تاریخ مقرر ہوگی اور پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر اسکی اطلاع

کم از کم ایک ہفتہ پیشتر کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی کو کریگا جسکی بموجب کمیٹی منتظم امتحان کا بندوبست کرے گی اور نتیجہ امتحان پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کے پاس بھیجیگی اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر موصوف مدرسہ کے دوسرے نتیجۂ امتحان کی رپوٹ کے ساتھ اُسکو بھی افسران سررشتہ تعلیم کے پاس بھیجدینگے ۔

اِسکے علاوہ اگر کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی کی خواہش ہو تو پرنسپل و ہیڈ ماسٹر ایسا انتظام بھی کر دیا کرینگے کہ کمیٹی منتظم سہ ماہی امتحان بھی لے سکے ۔

پانزدہم یونیورسٹی کے امتحانات کے نتایج کو مذہبی تعلیم کے نتایج سے کچھہ تعلق نہ ہوگا

یونیورسٹی کے نتایج کو مذہبی تعلیم کے نتایج سے کچھہ تعلق نہ ہوگا ۔٭

البتہ کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی مجاز ہوگی کہ خاص خاص اسکالرشپ اور انعامات کے ذریعہ سے طالب علموں کی توجہ کو مذہبی تعلیم کی نسبت قائم رکھے اور اُسکو ترقی دے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی ایسا مذہبی اسکالرشپ یا انعام کسی ایسے طالب علم کو نہ دیا جاویگا جو کالج یا اسکول کی دنیوی تعلیم مین فیل ہوا ہو ۔

شانزدہم مذہبی تعلیم کی عدم تکمیل کی وجہ سے کسی طالب علم کی ترقی ایک کلاس سے دوسرے کلاس مین روکی نہ جاویگی البتہ اگر مذہبی تعلیم کے مدرس کو اس قسم کی ترقی کے بعد یہ معلوم ہو کہ وہ طالب علم اُس نقصان کے پورا کرنے مین توجہ نہین کرتا جو اسکی مذہبی تعلیم مین رہگیا ہے تو وہ اُسکی رپورٹ کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی کو کردیگا ۔

جماعتوں کی ترقی مذہبی تعلیم کی کامیابی پر منحصر نہو گی ۔٭

ہفدہم یہ اُمید کیجاتی ہے کہ کسی کالج یا اسکول مین کسی زائد کمرہ کا بندوبست اگر

مذہبی تعلیم کے لیے اسکی ضرورت ہو گورنمنٹ اسی فنڈ سے کر دے گی جس
فنڈ سے کہ کالج یا اسکول کی عمارت تیار ہوئی ہو گی لیکن اگر
اتفاق سے اسمین کوئی دقت واقع ہو تو کمیٹی منتظم تعلیم

خاص کمرے مذہبی تعلیم کے لیے +

مذہبی کا یہ کام ہو گا کہ مذہبی تعلیم کے کمرہ کی تعمیر کے واسطے کلاً یا جزاً جیسی
کہ ضرورت ہو روپیہ بہم پہونچاوے کمرہ کا موقع جو کالج اور اسکول سے
حتی الامکان ملحق ہونا چاہیے اور اسکا نقشہ صیغہ انجنیری کے افسران مجاز
کی منظوری سے تصفیہ پاوے گا اور امید ہے کہ ایسے کمرہ کی تعمیر ہونے تک
اگر اسکی ضرورت واقع ہو کالج اور اسکول کی عمارت مین سے حتی الامکان عارضی
طور پر پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر بمشورہ کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی اُسی طرح بند و بست
کر دین گے جس طرح عام طور پر اتفاقی ضرورتون کے پیش آجانے کے وقت
عمل کیا جاتا ہے لیکن اگر کسی خاص کمرہ کی تعمیر کے لیے روپیہ کی ضرورت ہو اور
کمیٹی منتظم تعلیم مذہبی میعاد مناسب کے اندر اُسکو بہم نہ پہونچاوے تو صاحب
ڈائرکٹر بہادر اس حکم کے صادر کرنے کے مجاز ہونگے کہ جبتک کمرہ کی تعمیر نہو جاوے
کالج یا اسکول کے وقتون مین مذہبی تعلیم کو ملتوی کر دیا جاوے۔

ہیجدہم جہان جہان اس تجویز مین کمیٹی منتظم کا لفظ آیا ہے وہان اُس سے ایسا کوئی

شخص واحد بذمہ داری ہای کمیٹی منتظم +

شخص واحد بھی مراد لیا جا سکے گا جس نے اپنے اوپر کمیٹی منتظم کی تمام
ذمہ داریان قبول کی ہون اور جسکی صلاحیت شخصی کو گورنمنٹ نے ان
ذمہ داریون کے واسطے تسلیم کر لیا ہو۔

نوزدہم۔ جہان جہان اس تجویز مین گورنمنٹ یا صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کا لفظ آیا ہے

وہان اُس سے وہ عہدہ دار بھی مراد لیے جاسکین گے جنکو گورنمنٹ نے وہ

گورنمنٹ و صاحب ڈائرکٹر کے اختیارات +

خاص خاص اختیارات سپرد کیے ہون جنکا ذکر فقرات بالا مین آیا ہے۔

۱۳۔ مذکورۂ بالا اسکیم کے ملاحظہ کے بعد معلوم ہوگا کہ ہرایک قسم کی مشکل جسکا ذکر فقرہ ۱۱ مین ہوا تھا حل ہوچکی ہے۔ مصارف کی مشکلات کچھہ باقی نہین رہی ہر جو لوگ مذہبی تعلیم کے خواہشمند ہون گے وہ اُسکے مصارف خود ادا کرین گے اور خود ہی اپنی مذہبی تعلیم کے منتظم اور خود ہی اُسکے ذمہ دار ہون گے (ملاحظہ ہو ضمن ۲ و ۵ اور ۷ فقرہ ۱۲ -) اور صرف مسلمانون ہی کی مذہبی تعلیم کا مسئلہ اس تجویز سے حل نہین ہوتا بلکہ گورنمنٹ کے تمام فرق رعایا کو (مثلاً ہندو - عیسائی - پارسی وغیرہ) مذہبی تعلیم کے رائج کرنیکا یکسان موقع ملتا ہے اور اس طرح پر وہ مساوات جو مختلف المذاہب رعایا کے حقوق عامہ کی نسبت ابتک گورنمنٹ نے برتی ہے آیندہ بھی بدستور قائم رہتی ہے (فقرہ ۱۲ - ضمن ۶ و ۷ و ۸ و ۹) -

اور باوجودیکہ اس تجویز کی رو سے مذہبی تعلیم لازمی قرار پائی ہے مگر اُسکے ساتھہ ہی اس اسکیم نے ہر شخص کو جو آزادی کا دعوی کرسکتا ہو اُسکی مرضی مین آزاد کردیا ہے جسکے بعد گورنمنٹ پر کسی مداخلت کا کوئی اعتراض وارد نہین ہوتا۔ اسکیم مین یہ بھی صاف کردیا گیا ہے کہ مذہبی تعلیم کوئی جز و یونیورسٹی کے کورس کی نہ ہوگی (دفعہ ۱۲ ضمن ۱۵ -) صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن اور گورنمنٹ کا مناسب قابو ہوجانے سے اس بات کی کافی احتیاط ہوگئی ہے کہ مجوزہ مذہبی تعلیم نہ مقدار مین اسقدر زیادہ ہوگی جو طالب علمون پر ناگوار بار ہو اور نہ اُس سے ایسی کسی فیلنگ ہی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوگا جو گورنمنٹ اور

رعایا کے باہم یا رعایا کے مختلف فرقون کے باہم جو عرصہ ہائے دراز سے شیر و شکر کیطرح ملے جلے چلے آتے ہین اُنکے عمدہ تعلقات مین خلل انداز نہ ہو (فقرہ ۱۲ — ضمن ۷ و ۸ و ۹)

اور چونکہ ہر مذہب کی تعلیم جداگانہ کمرون مین اور انہین مذاہب کے اُن اُستادون کے ذریعہ سے ہوگی جنکو انہین مذاہب کے لوگون نے منتخب کیا ہوگا تو کوئی اندیشہ طالب علمون کے باہم جھگڑے پیدا ہونے کا نہین ہے اور علیگڈھ کالج جہان سنی اور شیعہ دونون کی مذہبی تعلیم ایک ہی اصول اور ایک ہی کالج مین ہو رہی ہو اسکے واسطے ایک قابل اطمینان نظیر ہے

(فقرہ ۱۲ — ضمن ۱۳ و ۱۵) —

۱۴ — اور جہان تک اس مذہبی تعلیم کے اثر کو مسلمانون سے تعلق ہے (جنکا اصول مذہب لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ اور لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قرآن شریف کی مقدس آیتون پر اور دوسرے اسی قسم کے بہت سے احکام اور ہدایتون پر مبنی ہے اور جنپر اپنے ہمسایون کے حقوق اور اُنکے آرام و آسایش اور ضروریات کا لحاظ بلا امتیاز قوم و مذہب کے ایسی فیاضی سے عائد کیا گیا ہے کہ مسلمان اُسپر جسقدر فخر کرین اُنکو زیبا ہے) وہان تک مین نہایت وثوق اور نہایت زور کے ساتھہ کہہ سکتا ہون کہ اُس سے کوئی فیلنگ گورنمنٹ یا رعایا کے دوسرے گروہون کے خلاف پیدا نہین ہوتی اور جہان کہین کوئی الزام اسکے برخلاف مسلمانون پر عائد ہوا ہے وہ اُنکی جہالت کا نتیجہ تھا کہ اُنکے مذہب کا اور اس سے کوئی قوم اور کوئی مذہب اور کوئی ملک بھی خالی نہین رہا ہے اور دیگر مذاہب کے اصول بھی جہان تک کہ مجھکو اُنکا علم ہے اسی کے قریب قریب مصلح اصول ہین اور جہالت ہی نے اُنکو بھی کبھی کبھی اپنے عمدہ مذہبی اصولون کی خلاف ورزی کا ملزم بنا دیا ہے

۱۵ — اب بعض اس قسم کی مشکلات ہین جنکا خیال مجوزہ سکیم کے بعض فقرات سے پیدا ہوتا ہے مذہبی اُستادون کے تقرر اور اُنسے کام لینے اور اُنکی برطرفی تغیر کا معاملہ جبکہ اُنکی تنخواہ

اچھی مذہبی کمیٹی سے ملتی ہو کسی قدر مشکل مسئلہ تہا مگر اسکیم کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ
اسمین کالج اور اسکولون کے افسرون کا اعلی اقتدار کافی طور سے قائم رکھا گیا ہی جسکی
بلاشبہ ضرورت تہی البتہ اس بات کا تصفیہ کہ وہ استاد لڑکون کو مذہبی تعلیم اچھی طرح
دیتے ہین یا نہین اور دے سکتے ہین یا نہین خود وہ اہل مذہب ہی اچھی طرح کر سکتے ہین
اور اسکیم مین اسی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

۱۶۔ کتب درسیہ کی تجویز مین اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ اگر سنی اور شیعون کے
بڑے بڑے گروہون کے علاوہ جنکی کتب درسیہ علیگڈہ کالج کے مذہبی کورس کی مطابق
ہونگی اور جسمین کسی قسم کی دشواری نہین ہر دوسرے گروہ بھی مثلاً ہندو وغیرہم مذہبی تعلیم کے
خواہشمند ہون تو انکے واسطے بہی کتب درسیہ کی مناسب تجویز ہو سکے۔ اس تجویز مین
صاحب ڈائرکٹر اور کمیٹی مجوز کتب درسیہ کے جن اختلافات کا ذکر ہے (فقرہ ۱۲ ضمن ک)
جنسے یہ اسکیم ظاہراً کسی قدر مشکل معلوم ہوتی ہے وہ صرف بطور ایک فرض اور بطور ایک پیشبینی
علاج کے کسی اتفاقی وقت کے لیے ہے جو کسی تجویز کی تکمیل کے لیے ضروری تہا اور اسلیے
کوئی مشکل اسکے متعلق محض خیالی مشکل رہ جاتی ہے۔

۱۷۔ یہ ایک ضروری خیال بہی اس تجویز کی نسبت پیدا ہو سکتا تہا کہ کسی کالج یا اسکول کے
متعلق اگر صرف ایک یا بعض گروہون نے اپنی مذہبی تعلیم کا انتظام کیا اور دوسرے گروہ والے
اسکی کوئی پرواہ نہ کی تو جن اوقات مین گروہ خواہشمند کے طلبا مذہبی تعلیم مین مصروف ہونگے
ان اوقات مین دوسرے گروہ والے طالب علم کیا کرینگے اسی خیال سے اسکیم مین یہ قاعدہ داخل
کیا گیا ہے کہ ہر ہفتہ مین دو روز آخر کا نصف گہنٹہ سکنڈ لیگ وج کے گہنٹہ مین سے مذہبی تعلیم کے
لیے مخصوص کر دیا جاوے اور اسکی غرض صرف یہ رکھی گئی ہے کہ اول نصف گہنٹہ مین تمام طلبا نصف گہنٹہ کی تعلیم

اپنا سبق اُستاد سے حاصل کر لین گے اور بعد اسکے کہ انمین کا ایک یا بعض گروہ اپنی مذہبی تعلیم کے لیے اٹھکر دوسرے کمرہ مین چلے جاوین تو باقی طلبا اپنے اُس دوسرے نصف گھنٹہ مین اول نصف گھنٹہ کا پڑھا ہوا سبق یاد کرتے رہین گے۔

۱۸۔ جو طالب علم کہ ایک دفعہ اپنا نام مذہبی تعلیم سے خارج کرانے کے بعد پھر اُسمین داخل ہونا چاہین تو اسکیم مین اُنسے داخلہ کے ایک فیس کا لینا تجویز کیا گیا ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی کارروائی لڑکون کے لیے ایک کھیل نہو جاوے۔

۱۹۔ نتیجہ امتحان تعلیم مذہبی کی نسبت اسکیم مین یہ تجویز داخل کیگئی ہے کہ اُسکی رپورٹ سررشتہ تعلیم کے اعلی افسرون کے پاس بشمول عام نتیجہ امتحان کے ہونی چاہیے اس سے خاص غرض یہ ہے کہ محض اس قسم کی رپوٹ ہی کارروائی مین ایک اعتماد پیدا کر دیتی ہے اور جبکہ اور کسی قسم کا دباؤ طالب علمون پر مذہبی خواندگی یاد کرنے کی نسبت نہین ہے تو جو تھوڑا بہت خیال کسی خارجی کارروائی سے پیدا ہوتا ہو وہی غنیمت ہوگا۔

۲۰۔ مذہبی اسکالرشپون اور انعامات کی نسبت یہ قید کہ وہ صرف ایسے طالب علمون کو ملین جنھون نے کالج یا اسکول کے دنیاوی تعلیم مین بھی کامیابی حاصل کی ہو ایک ایسی ضروری اور مفید شرط ہے کہ اُس سے خود دنیاوی تعلیم مین ایسی کافی مدد ملے گی جیسی کہ کسی اسکالرشپ یا انعام سے توقع کیجا سکتی ہے اور یہ کافی معاوضہ مذہبی تعلیم کی طرف سے دنیاوی تعلیم کے اُس چھوٹے سے خیالی نقصان کا ہو جاویگا جو مذہبی تعلیم کی وجہ سے متصور ہو سکتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مذہبی تعلیم ہی چونکہ اکثر اُسی زبان مین ہوگی جو طالب علمون کی سکنڈ لینگوئج ہوگی لہذا وہ تعلیم خود کالج و اسکول کے سکنڈ لینگوئج کے لیے بہت معین ہوگی اور جس طرح پر وہ شخص جو شطرنج کھیلنا جانتا ہے کسی مضمون مین اون

مصطلحات کو جو شطرنج سے تعلق رکھتی ہین بہ نسبت دوسرے اشخاص کے جو شطرنج سے
واقف نہین ہونے زیادہ اچھی طرح بلکہ ٹھیک ٹھیک طور پر سمجھتا ہے اسی طرح وہ طالب علم
جنہون نے کالج یا اسکول کے سکنڈ لینگ وج مین مذہبی کتابون کو پڑہا ہوگا اپنی مذہبی
مصطلحات کو جنکا استعمال بار ہا کسی زبان مین ہو جاتا ہے بہ نسبت اپنے دوسرے
طالب علمون کے زیادہ صحت اور زیادہ سہولت سے سمجھین گے۔

۲۱- اسکیم مین یہ بھی صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ مذہبی تعلیم کے نقص کی وجہ سے نہ یونیورسٹی
کی ڈگری مین کوئی خلل واقع ہوگا اور نہ کسی طالب علم کا پر دموشن ہی روکا جاویگا اس سے
بلاشبہ گورنمنٹ کو اس مجوزہ اسکیم کی منظور کرنے مین تو بہت سہولت ہو جاتی ہے لیکن
دوسری طرف عام لوگ مذہبی تعلیم کی اس کمزوری کو ابات کے ساتھہ اور شامل کر کے کہ
اُس تعلیم کی مقدار بھی کم رکھی گئی ہے جب خیال کرین گے تو البتہ اُنکے دل مین یہ خیال پیدا
ہوسکتا ہے کہ پھر اس تعلیم ہی سے کیا فائدہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ طالب علمون کو جب اسمین
فیل ہونے کا خوف نہین ہے تو اُسمین اور پرایوٹ طور گی خواندگی مین فرق ہی کیا باقی
رہ جاتا ہے اس لیے مجھکو یہ بیان کر دینا ضرور ہے کہ اُس مذہبی تعلیم سے جو گورنمنٹ کالجون
اور اسکولون مین ہوگی میرا یہ مقصود ہرگز نہین ہے کہ اُس سے مذہبی علماء پیدا ہونگے
جو مسائل کو اُنکے اصل ماخذ سے اخذ کر سکین گے بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے عقائد اور
ضروری مسائل فقہی سے غافل نہ رہین۔ آج جو یہ حالت ہے کہ سو مسلمان انگریزی
خوان طالب علمون مین سے ایک ہی بمشکل ایسا نکلتا ہے کہ کسی میت کی تجہیز و تکفین اور
جنازہ کی نماز کے فرائض کو ادا کر سکے جو فرائض روزمرہ سو سائٹی کو پیش آتے رہتے ہین اِس
آفت اور اس روز افزون مصیبت کا کسی طرح تدارک کیا جاوے اور اسکے لیے اس قدر

مذہبی تعلیم اور اُسقدر وقت جو تجویز کیا گیا ہے کافی ہی چہہ سات برس بدرجہ اوسط انٹرنس تک پہونچنے مین صرف ہوتے ہین اور یہ مدت بالکل اس کام کے لیے کافی ہی کہ چند چند سطرین بھی اگر ہر ہفتہ مین ہوتی رہین تو ایک مسلمان طالب علم اپنی مذہبی ضروریات کی طرف سے جاہل نہ رہے گا اور اگر وہ ڈگری تک اپنی تعلیم کو جاری رکھہ سکا جسمین چار برس اسی طرح اور صرف ہونگے تو اُسکی معلومات مذہبی مین زیادہ وسعت اور قوت پیدا ہو جاویگی ہندو مذہب جو ایک ایسے اعتقاد کی تعلیم کرتا ہے کہ انسان جو کچہہ بھلائی یا برائی اپنی اسی زندگی مین کرے گا اُسکی جزا یا سزا اُسکو ایک دوسرے جہان مین ملنے والی ہے اُسکا صرف تھوڑا سا لگاؤ بھی انسان کے اخلاق پر عمدہ اثر پیدا کرتا ہے۔

۲۱ - اور اس اعتراض کے جواب مین کہ جب طالب علمون کا مذہبی تعلیم مین فیل ہونا اُنکے پروموشن مین مخل نہ ہوگا اور نہ اُنکی ڈگری مین اُس سے کوئی خلل واقع ہوگا تو ایسی تعلیم مین اور پرائیوٹ قسم کی تعلیم مین کچہہ فرق نہ ہوگا مین اپنی اسکیم کے فقرہ ۱۲ کی ضمن ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ اپر توجہ چاہتا ہون جسکی رو سے طالب علمون کی حاضری مذہبی تعلیم مین لازمی ہی اور غیر حاضری مستوجب سزا قرار دی گئی ہے۔ یا لمقابلہ امتحانون کا سلسلہ بھی قائم ہے پہر اسپر خاص خاص انعامون اور وظائف کے ترغیب یہ تمام وہ امور ہین جو مجموع من حیث المجموع وہ اثر پیدا کرینگے جو محض پرائیوٹ حالت مین پیدا نہین ہو سکتے ۔ پرائیوٹ تعلیم مین اس قسم کا اہتمام ناممکن ہے پرائیوٹ تعلیم کے طالب علم اپنے مربیون سے یہ عذر کر کے کہ ہمکو کالج اور اسکول کے معمولی خواندگی یاد کرنے سے مطلق فرصت نہیں ہے اپنی مذہبی تعلیم کو ہر وقت نظر انداز کر سکتے ہین

۲۲ - ہزار ہا مسلمان لڑکون کی نسبت یہ ایک واقعہ ہے کہ اُنکی اوقات محض فضول

طور پر رائگان ہو رہی ہے یہ اکثر اُن شخصون کی اولاد ہین جو گو بلحاظ نسل اُن خاندان کے معزز ہین لیکن زمانہ کی رفتار کو اُنھون نے ابتک بہی بہت کم پہچانا ہی نہ وہ اخبار دیکھتے ہین نہ اُنکو کسی ہمارے قوم کا لکچر سننے کا اتفاق ہوتا ہے نہ اور دوسرے وسائل اُنکے گرد ایسے جمع ہین جنسے وہ اپنی آیندہ قسمت کی ایک جہلک دیکھ سکین مگر ایک مذہب ہے جو بطور ایک حس مشترک کے سب کے دل مین جاگزین ہے بہتسون کی زبان پر اجتک یہ آجاتا ہے کہ انگریزی پڑہ کر لڑکا نماز روزہ کا نہین رہتا جس سے انکا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ان مدارس مین دینی تعلیم نہین ہوتی اور یہ خیال ابتک ایک روک آنکے لڑکون کی انگریزی تعلیم مین پیدا کر رہا ہے لیکن اگر کوئی تدبیر ایسی ہو سکے کہ گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین مذہبی تعلیم کا موقع مل سکے تو یہ دشواریان بالکل رفع ہو جاتی ہین اور ایک جاہل سے جاہل مسلمان کو بہی پہر کوئی عذر اپنے بچون کو سرکاری مدارس مین بہیجنے کی نسبت نہین رہتا اور گو یہ بہی سچ ہے کہ یہ دشواری جسقدر سابق مین تہی اُس قدر اب نہین ہے اور کہا جاتا ہے کہ بہت سے لوگون نے بہ مجبوری اپنے بچون کو سرکاری مدارس مین تعلیم کے لیے بہیجدیا ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ بہتسون نے نہین بہیجا تہوڑے لوگون نے بہیجا ہے اور گو اسمین شک نہین کہ رفتہ رفتہ بہت سے بہی اُن تہوڑون کی تقلید کرینگے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جبکہ مذہب ہی کو الوداع کہدیا جاویگا۔ اور وہی بڑے خوف کا مقام ہوگا۔

۴۴ - مجہکو یہ بہی صاف طور پر بیان کر دینا ہے کہ میرا ہرگز یہ خیال نہین ہے کہ اس تجویز کی منظوری کے بعد ہر جگہ مذہبی تعلیم کا عام طور پر رواج ہو جاویگا بلکہ مجہکو یہ بہی امید نہین کہ اسکیم کی منظوری کے بعد ہر جگہ کے مسلمان بہی اس اسکیم سے فائدہ حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو جاوینگے کیونکہ روپیہ کا معاملہ ہمیشہ ایک نازک معاملہ ہوتا ہے اور وہ بہی بالخصوص

مسلمانون کے لیے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ جہان لوگ اسکے
خواہشمند ہون وہان گورنمنٹ کی طرف سے اسمین کوئی روک نہ ہے
اور پھر رفتہ رفتہ وہ کارروائی البتہ برابر ترقی کرتی جاوے گی
اور جس قدر اسکو ترقی ہوگی اسی قدر رعایا کے دل مین گورنمنٹ
کی طرف سے نہایت گہری احسانمندی کے خیالات ترقی کرتے جاوین گے
اور گورنمنٹ اپنے ایک اعلی سے اعلی فرض سے سبکدوش ہوجاویگی -

٢٥ - میری اس اسکیم مین گو متعدد صفحے سیاہ ہوے ہین اور اسمین
مشکلات اور پیچیدگیان بھی دکھلائی دیتی ہین مگر وہ سب اس لیے
ہین کہ مین گورنمنٹ مین کوئی ایسی اسکیم پیش کرنا نہین چاہتا تھا
جو صرف مسلمانون کے لیے ہو ورنہ جہان تک مسلمانون کو اس
اسکیم سے تعلق ہے وہ بہت ہی مختصر ہے اور ان نہایت مختصر الفاظ مین
بیان ہوسکتی ہے -

(الف) مسلمانون کا جو گروہ مذہبی تعلیم کا خواہشمند ہو وہ اپنی تعلیم
کا خرچ خود برداشت کرے -

(ب) ہفتہ مین دو روز نصف گھنٹہ سکنڈ لینگویج مین سے
مذہبی تعلیم کے لیے دیدیا جاوے -

(ج) مدرسة العلوم مسلمانان علیگڈھ (کالج اور اسکول) کا کورس جو
سنیون کے لیے علحدہ ہے اور شیعون کے لیے علحدہ اسی طرح
کے لیے مسلمانون کا مذہبی کورس ہو

مسلمانون کے متعلق یہ اس قدر مختصر تحریر ہے کہ جسکی منظوری مین ظاہرا کسی قسم کی کوئی دشواری حائل معلوم نہین ہوتی - فقط

مقام - لینگہم ہوٹل - نینی تال
المرقوم ۲۹ مئی ۱۸۹۴ع - ۲۳ - ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ

مشتاق حسین وقار الملک
متوطن امروہہ

مطبوعہ سید المطابع پریس امروہہ